ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:26 جولائی 2000

کالی پرساد و دیگراں

بنام

ڈپٹی ڈائریکٹر آف کنسولڈیشن و دیگراں

[سید شاہ محمد قادری اور وائی کے سبھروال، جسٹس صاحبان]

یو۔پی۔زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ، 1950 / یوپی۔زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات (ترمیم) ایکٹ، 1958: دفعہ 209، 210 اور دفعہ 331 r/w شیڈول II / دفعہ 1(2)- مدعا علیہان 3 اور 4 کو اسامی پایا گیا اور اپیل گزاروں کو زیر بحث پلاٹوں کے منفی قبضے میں پایا گیا- پلاٹوں کے سلسلے میں آخری کھاتہ دار کی موت پر، مدعا علیہان 3 اور 4 کے والد کی طرف سے دائر اعلامیہ اور اخراج کے لیے مقدمہ- مقدمے کی سماعت عدالت کی طرف سے مسترد کیا گیا- اپیل پر، عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کی پابندی کی بنیاد پر ڈسٹرکٹ جج کی طرف سے واپس کی گئی شکایت- تصفیہ افسر نے ہر اپیل گزار کو حصص دینے والے پلاٹوں کو تقسیم کیا- انہیں سرداری کے حقوق کا حقدار ٹھہرایا- ڈپٹی ڈائریکٹر آف کنسولیڈیشن کے سامنے پیش کردہ ترمیمات نے اپیل گزاروں کو برقرار رکھنے کی اجازت دی۔

زمین کے 13 پلاٹوں کے ایک سیٹ کے ساتھ 12 پلاٹوں کے ایک اور سیٹ کو ملایا گیا اور ریونیو ریکارڈ میں مشترکہ اندراجات کیے گئے۔ سیٹلمنٹ آفیسر (کنسولیڈیشن) کے

سامنے ان اندراجات کی اصلاح کے لیے اپیلیں دائر کی گئیں جن میں ایک P کو کھاتہ دار اور مدعاعلیہان 3 اور 4 کو 13 پلاٹوں پر مشتمل پلاٹوں کے مذکورہ سیٹ کا آسامی پایا گیا۔ اپیل گزاروں کو بھی مذکورہ پلاٹوں کے منفی قبضے میں پایا گیا۔ P کی موت کے بعد، مدعاعلیہان 3 اور 4 کے والد نے بھومیداری حقوق کے اعلان اور اپیل گزاروں اور دیگر کو بے دخل کرنے کا دعوی کرتے ہوئے ضلع منصف کے سامنے دو دیوانی مقدمے دائر کیے۔ منشی نے مقدمے کو ڈگری دی۔ تاہم، اپیل پر، ضلعی جج نے ٹرائل عدالت کے فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دے دیا اور سول عدالت کے دائرہ اختیار کو روکنے کی بنیاد پر شکایت کو واپس کرنے کا حکم دیا۔ دیوانی مقدموں کے باوجود اپیل گزاروں کو پلاٹوں سے باہر نہیں نکالا جا سکا اور وہ سرکاری حقوق کے حقدار بن گئے اور اسی کے مطابق سیٹلمنٹ آفیسر (کنسلیڈیشن) نے ان میں سے ہر ایک کو حصص الاٹ کرنے والے پلاٹوں کو تقسیم کر دیا۔ تصفیہ دفتر کے مذکورہ حکم کے خلاف، جواب دہندگان 3 اور 4 نے ڈپٹی ڈائریکٹر (استحکام) یعنی جواب دہندہ نمبر 1 کے سامنے نظر ثانی کی درخواستیں دائر کیں۔ انہوں نے یہ کہتے ہوئے ترمیم کی اجازت دی کہ ایکٹ کی دفعہ 16، 19 اور 209 کا اطلاق فوری مقدمے پر نہیں ہوتا ہے اور اس لیے یہاں اپیل کنندگان یو پی لینڈ ریفارمز (سپلیمنٹری) ایکٹ، 1952 کی دفعہ 3 کے تحت مساوی رہے۔ مدعاعلیہ نمبر 1 کا یہ بھی خیال تھا کہ ایسے معاملات کے لیے حد کی کوئی مدت مقرر نہیں کی جارہی ہے، پھر بھی ان کو باہر نکالنے کے لیے مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے۔ یہاں اپیل گزاروں نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن میں مذکورہ حکم کو چیلنج کیا جسے مسترد کر دیا گیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 191 کے مطابق، 1952 میں P کی موت کے بعد اپیل کنندگان کے آسامی کے حقوق ختم ہوگئے اور اس کے بعد وہ مدعاعلیہان 3 اور 4 کے مفادات کے خلاف پلاٹ رکھ رہے تھے اور چونکہ ایکٹ کی دفعہ 209 کے تحت ان

کے خلاف بے دخلی کا کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا گیا تھا، اس لیے انہوں نے منفی قبضے سے اپنے حقوق کو مکمل کیا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

حکم ہوا کہ: 1. یوپی زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ، 1950 کی دفعہ 209 بغیر ملکیت کے زمین پر قابض شخص کو بے دخل کرنے کے لیے مقدمہ دائر کرنے پر غور کرتی ہے۔ P کی موت کے بعد شروع ہونے والی سول قانونی چارہ جوئی میں، ضلعی جج نے ہدایت دی کہ شکایت اس بنیاد پر واپس کی جائے کہ اپیل کنندگان اسامی ہیں اور ان کی بے دخلی سول عدالت میں نہیں کی جاسکتی۔ واضح طور پر دفعہ 209 آسامیوں کی بے دخلی کو پیش نہیں کرتی۔ لہذا، انہیں یہ دعوی کرتے ہوئے منظوری اور تردید کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ یو۔ پی لینڈ ریفارمز (سپلیمنٹری) ایکٹ، 1952 کی کے شرائط 3 کے تحت یا ریکارڈ میں کی گئی اندراجات کی وجہ سے آسامی نہیں ہیں اور اس کے باوجود وہ ایکٹ کی کے شرائط 191 کے تحت P کی موت پر آسامی نہیں رہے۔ اگر دفعہ 209 لاگو نہیں ہوتا ہے، تو دفعہ 210 میں موجود نتیجہ خیز دفعات کو راغب نہیں کیا جائے گا۔

[706 F–H; 707 A]

2. یوپی زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات (ترمیم) ایکٹ، 1958 کی دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (2) یہ واضح کرتی ہے کہ ترمیم ایکٹ کی تمام دفعات یکم جولائی 1952 سے کے شرائط کی گئی تھیں۔ صرف دفعہ 37، 38 اور 60 کو فوری طور پر کے شرائط کیا گیا (1958 میں)۔ ترمیم ایکٹ کے دفعہ 1 (2) کا اثر یہ ہے کہ کے شرائط 1952 کے ایکٹ کے آغاز سے ہی اس کا حصہ بن جائیں گی۔ اس کے بعد جواب دہندگان 3 اور 4 نے آخری مرد ٹائمر ہولڈر کے جانشینی کا حق حاصل کیا۔ [707 D–E]

3. یہ عرض کہ جیسا کہ دیوانی مقدمے کو ایکٹ کے شیڈول II کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 331 کے شرائط کے پیش نظر روک دیا گیا تھا، سول عدالت کے ذریعے درج کردہ کسی بھی نتیجے کو کنسولیڈیشن ایکٹ کے تحت کارروائی میں نوٹ نہیں کیا جاسکا، غلط تصور ہے۔شیڈولII کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 331 صرف اس طرح کی راحتوں کے سلسلے میں سول عدالت کے دائرہ اختیار کو روکتی ہے جن کا شیڈولII میں ذکر کیا گیا ہے اور ان کے فیصلے کے لیے اس کے تحت ایک اور اختیار مقرر کیا گیا ہے۔ مدعاعلیہان 3 اور 4 کے والد نے بھومیداری حق کے اعلان کی راحت اور اپیل گزاروں سمیت قبضے میں موجود افراد کو باہر نکالنے کے لیے مقدمے دائر کیے تھے۔ سول عدالت کے دائرہ اختیار پر پابندی لگانے والے آسامیوں کو بے دخل کرنے کی راحت کا ذکر شیڈولII کی دفعہ نمبر19، 20 اور 21 میں کیا گیا ہے۔ مزید برآں، یہ اعلان کا ہر مقدمہ نہیں ہے جو دفعہ 331 کے تحت ممنوع ہے۔ اعلامیے کے وہ زمرے جو سول عدالت کے ذریعے منظور نہیں کیے جاسکتے وہ ہیں جن کا ذکر دفعہ نمبر34 کے خلاف کیا گیا ہے اور وہ ان اقسام کے ہیں جن کی وضاحت دفعہ 229، 229-بی اور 229-سی میں کی گئی ہے۔ جواب دہندگان 3 اور 4 کے والد کی طرف سے دائر کیا گیا مقدمہ مذکورہ بالا حصوں میں سے کسی کے تحت نہیں آتا ہے۔ واحد بنیاد جس پر مقدمے پر روک لگائی گئی تھی وہ یہ تھی کہ اپیل کنندگان اسامی تھے اور انہیں سول عدالت کے ذریعے خارج کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی تھی۔ دائرہ اختیار کے حقائق کے سوال پر سول عدالت کی طرف سے درج کیا گیا نتیجہ مقدمے کے فریقین پر پابند ہے۔[A-708: F-H-707]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر2780، سال1984۔

سی۔ ایم۔ ڈبلیو۔ نمبر 3820، سال 1969 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 81-12-23 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پرمود سوروپ، پروین سوروپ، محترمہ سیما سنڈ اور محترمہ پرینا سوروپ۔

جواب دہندگان کے لیے انیل کمار جھا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ سنایا گیا:

یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، دیوانی متفرق (تحریری) نمبر 3820، سال 1969 میں الہ آباد میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے حکم کے خلاف 23 دسمبر 1981 کو کی گئی ہے۔

اس اپیل میں تنازعہ اس حق کی نوعیت سے متعلق ہے جس پر کالی پرساد اور دیگر (اپیل کنندگان) یوپی زمیندار، خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ، 1950 (مختصر طور پر 'یو پی زمیندار ایکٹ') کے تحت زیر بحث پلاٹ رکھتے ہیں۔

یہ اپیل گاؤں پاکر، ٹپاپچوری، پرگنہ حسن پورماگھڑ، تحصیل صدر، پی اوڈن پور، ضلع گورکھپور میں پلاٹوں کے دو سیٹوں میں سے ایک سے متعلق ہے- ایک سیٹ 12 پلاٹوں پر مشتمل تھا اور دوسرا 13 پلاٹوں پر مشتمل تھا۔ پلاٹوں کے ان دونوں سیٹوں میں، اپیل کنندگان کو مختلف امتزاج میں کچھ دیگر افراد کے ساتھ مکین کے طور پر درج کیا گیا تھا۔

یہاں، ہمارا تعلق 13 پلاٹوں کے سیٹ سے ہے، یعنی پلاٹ نمبر 131، 132، 388، 465، 471، 758، 760، 855، 893، 894، 895، 896 اور 897۔ پلاٹوں کے ان دونوں سیٹوں کو یکجا کیا گیا اور ریونیو ریکارڈ میں مشترکہ اندراجات کیے گئے۔ اندراجات کی اصلاح کے لیے سیٹلمنٹ آفیسر (کنسلیڈیشن) کے سامنے اپیلیں دائر کی گئیں۔ اپیل Nos.784 اور 785 مذکورہ پلاٹوں میں اندراجات کی اصلاح سے متعلق ہیں۔ شریمتی پرتاپی ختیدار تھیں اور جواب دہندگان 3 اور 4 ان پلاٹوں کے آسامی تھے۔

31 اکتوبر 1952 کو شریمتی پرتاپی کی موت کے بعد، رام دلارے (مدعا علیہان 3 اور 4 کے والد) نے بھومیداری حقوق کے اعلان اور اپیل گزاروں اور دیگر کو بے دخل کرنے کا دعوی کرتے ہوئے ضلع منسیف عدالت میں دو دیوانی مقدمے دائر کیے۔ اگرچہ منسیف نے زیر بحث 13 پلاٹوں کے سلسلے میں بھی مقدمہ مسترد کر دیا لیکن اپیل گزاروں کی اپیل پر، فاضل ضلعی جج نے ٹرائل عدالت کے فیصلے اور ڈگری کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دے دیا کہ سول عدالت کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے اور حکم دیا کہ شکایت واپس کی جائے۔

اب تصفیہ افسر (استحکام) کے سامنے اپیلوں کی طرف لوٹتے ہوئے، اس نے پایا، دیگر باتوں کے ساتھ، کہ شریمتی پرتاپی آخری ختیدار تھی اور اپیل گزاروں کے پاس مذکورہ پلاٹوں کا منفی قبضہ تھا۔ 1954 میں رام دولارے کی طرف سے دیوانی مقدمے کے قیام کے باوجود، انہیں پلاٹوں سے باہر نہیں نکالا جا سکا اور اس لیے وہ سرکاری حقوق کے حقدار تھے۔ اس کے مطابق، انہوں نے 22 اگست 1963 کے اپنے حکم نامے کے مطابق پلاٹوں کی تقسیم کرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کو حصص مختص کیے۔

اس حکم نے گورکھپور کے ڈپٹی ڈائریکٹر (کنسولیڈیشن) کے سامنے جواب دہندگان 3 اور 4 کی طرف سے پانچ نظر ثانی کی درخواستیں دائر کرنے کو جنم دیا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر (استحکام) نے ضلعی جج کے فیصلے پر غور کرتے ہوئے نوٹ کیا کہ مدعا علیہان 3 اور 4 کے اس دعوے کی تردید نہیں کی گئی کہ وہ متنازعہ زمین کے آخری مرد کرایہ دار (بال کرن) کے بہن کے بیٹے ہیں جس کے سلسلے میں شریمتی پرتاپی کو ختیدار کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ ان کے سامنے جو دلیل دی گئی وہ یہ تھی کہ جواب دہندگان 3 اور 4 بال کرن کی بہن کے بیٹے ہونے کی وجہ سے شریمتی پرتاپی کی موت کے بعد زمین کے حقدار نہیں تھے۔ تاہم، یہ تسلیم کیا گیا کہ یہاں اپیل گزاروں کے پاس 1359 F زمین کا قبضہ تھا لیکن یہ دلیل دی گئی کہ وہ محض اسامی تھے اور انہوں نے کوئی سرکاری حقوق حاصل نہیں کیے تھے۔ ڈپٹی

ڈائریکٹر (کنسولیڈیشن) کے سامنے یہاں اپیل گزاروں دلیل یہ تھی کہ اگرچہ انہیں آسامی قرار دیا گیا تھا، کیونکہ انہیں یو پی زمیندار ایکٹ کی دفعہ 209 کے تحت مقدمہ دائر کر کے حد کی مدت کے اندر باہر نہیں نکالا گیا تھا، اس لیے انہوں نے سرکاری حقوق حاصل کر لیے تھے۔ متبادل اطاعت یہ تھی کہ انہوں نے منفی قبضے کے ذریعے اپنے حق کو مکمل کیا تھا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر (کنسولیڈیشن) کا خیال تھا کہ یو پی زمیندار ایکٹ کی دفعہ 16، 19 اور 209 اس مقدمے پر لاگو نہیں ہوتیں اور یہ کہ اپیل کنندگان یو پی لینڈ ریفارمز (سپلیمنٹری) ایکٹ XXXI، سال 1952 کی دفعہ 3 کے تحت اسامیوں کے طور پر برقرار رہے، اس طرح وہ اس بنیاد پر سرداریوں ہونے کا دعوی نہیں کر سکتے کہ مذکورہ جواب دہندگان نے اپنے اخراج کے لیے کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا۔ ان کی رائے میں، چونکہ ایسے معاملات کے لیے کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے، اس لیے ان کو باہر نکالنے کے لیے مقدمہ دائر کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ڈپٹی ڈائریکٹر (استحکام) نے 3 ستمبر 1969 کو مذکورہ جواب دہندگان کی اپیلوں کی اجازت دی۔ اس حکم کو تسلیم کرتے ہوئے، اپیل گزاروں نے الہ آباد ہائی عدالت کے سامنے رٹ پٹیشن دائر کی جسے 23 دسمبر 1981 کو خارج کر دیا گیا۔ یہ عدالت عالیہ کے اس حکم کی صداقت ہے جو اس دیوانی اپیل کا موضوع ہے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل جناب پرمود سوروپ نے یو۔ پی۔ زمیندار ایکٹ کی دفعہ 191 کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی اور دلیل دی کہ 31 اکتوبر 1952 کو شریمتی پرتاپی کی موت کے بعد اپیل گزاروں کے حقوق اسامیوں کے طور پر ختم ہو گئے اور اس کے بعد وہ مدعا علیہان 3 اور 4 کے مفاد کے خلاف پلاٹ رکھ رہے تھے اور چونکہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 209 کے تحت ان کے خلاف بے دخلی کا کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا گیا تھا، اس لیے انہوں نے منفی قبضے سے اپنے حقوق کو مکمل کیا۔ ہمیں ڈر ہے کہ ہم ایک سے زیادہ وجوہات کی بنا پر فاضل وکیل کے جمع کرانے کو اثر انداز نہیں کر

سکتے۔سب سے پہلے، استحکام کے حکام اور عدالت عالیہ کے سامنے ایسی عرضی نہیں تھی۔دوسرا، دفعہ 209 بغیر ملکیت کے زمین پر قابض شخص کو باہر نکالنے کے لیے مقدمہ دائر کرنے پر غور کرتی ہے۔شریمتی پرتاپی کی موت کے بعد شروع ہونے والی سول قانونی چارہ جوئی میں، اپیل کنندگان کی طرف سے دائر اپیلوں میں، فاضل ضلعی جج کی طرف سے اس بنیاد پر شکایت کو واپس کرنے کی ہدایت کی گئی تھی کہ اپیل کنندگان اسامی تھے اور ان کی بے دخلی سول عدالت میں نہیں کی جاسکتی تھی۔واضح طور پر دفعہ 209 آسامیوں کی بے دخلی کو پیش نہیں کرتی۔اب، انہیں یہ دعوی کرکے منظوری اور تردید کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ یو پی لینڈ ریفارمز (سپلیمنٹری) ایکٹ، 1952 کی کے شرائط 3 کے تحت یا ریکارڈ میں کی گئی اندراجات کی وجہ سے آسامی نہیں ہیں اور اس کے باوجود وہ یو پی زمیندار ایکٹ کی کے شرائط 191 کے تحت شریمتی پرتاپی کی موت پر آسامی نہیں رہے۔ اگر دفعہ 209 لاگو نہیں ہوتا ہے، جیسا کہ ہماری طرف سے منعقد کیا گیا ہے، تو دفعہ 210 میں موجود نتیجہ خیز دفعات کو راغب نہیں کیا جائے گا۔

جناب سوروپ کی ایک اور دلیل ہے کہ بال کرن کی بہن کے بیٹے صرف یو پی زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات (ترمیم) ایکٹ، 1958 کی منظوری کے بعد وارث بنے اور اسے ماضی سے اثر نہیں دیا جاسکتا۔

ترمیم ایکٹ 1958 میں منظور کیا گیا تھا۔یہ سوال کہ آیا یہ ایکٹ پس منظر سے متعلق نوعیت کا تھا، الہ آباد عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے دوسری اپیل نمبر 2940، سال 1964 میں اس پر غور کیا اور 18 اپریل 1973 کے اپنے فیصلے کے ذریعے یہ صحیح قرار دیا گیا کہ ترمیم ایکٹ کی دفعہ 1(2) کے شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایکٹ ماضی سے متعلق تھا۔مذکورہ کے شرائط درج ذیل ہیں:

"(1) اس ایکٹ کو اتر پردیش زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات (ترمیم) ایکٹ، 1958 کہا جا سکتا ہے۔

(2) یہ سمجھا جائے گا کہ یہ جولائی 1952 کے پہلے دن سے نافذ العمل ہے، سوائے دفعہ 37، 38 اور 60 کے جو فوراً نافذ العمل ہوں گے۔

دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (2) پر غور کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ترمیم ایکٹ کی تمام دفعات یکم جولائی 1952 سے کے شرائط کی گئی تھیں؛ صرف دفعہ 37، 38 اور 60 کو ایک ساتھ (1958 میں) کے شرائط کیا گیا تھا۔ یہ کسی کا معاملہ نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی بھی حصہ یہاں راغب ہوتا ہے۔ کے شرائط 1 (2) کا اثر یہ ہے کہ دفعات 1952 کے ایکٹ کے آغاز سے ہی اس کا حصہ بن جائیں گی۔ اس کے بعد جواب دہندگان 3 اور 4 نے بال کرن کے جانشینی کا حق حاصل کر لیا۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ چونکہ دیوانی مقدمہ کو یوپی زمیندار ایکٹ کے شیڈول II کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 331 کے شرائط کے پیش نظر روک دیا گیا تھا، اس لیے سول عدالت کے ذریعے درج کردہ کسی بھی نتیجے کو کنسولیڈیشن ایکٹ کے تحت کارروائی میں نوٹ نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے خیال میں یہ پیشکش غلط تصور ہے۔ شیڈول II کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 331 صرف اس طرح کی راحتوں کے سلسلے میں سول عدالت کے دائرہ اختیار کو روکتی ہے جن کا شیڈول II میں ذکر کیا گیا ہے اور ان کے فیصلے کے لیے اس کے تحت ایک اور اختیار مقرر کیا گیا ہے۔ مقدمہ رام دولارے (جواب دہندگان 3 اور 4 کے والد) نے بھومیداری حقوق کے اعلان کی راحت اور اپیل گزاروں سمیت قبضے میں موجود افراد کو باہر نکالنے کے لیے دائر کیا تھا۔ سول کورٹ کے دائرہ اختیار پر پابندی لگانے والے آسامیوں کو نکالنے کی راحت کا ذکر شیڈول دوم کے نمبر شمار 19، 20 اور 21 میں کیا گیا ہے۔ مزید برآں، دفعہ 331 کے تحت اعلان کا ہر مقدمہ ممنوع نہیں

ہے۔ سول کورٹ کی جانب سے اعلان کی وہ اقسام ہیں جن کا ذکر نمبر شمار 34 کے خلاف کیا گیاہے اور وہ دفعہ 229، 229-B اور 229-C میں بیان کردہ اقسام میں سے ہیں۔ ہم نے ان دفعات کا جائزہ لیاہے۔ بال کرن کی طرف سے دائر کیا گیا مقدمہ مذکورہ بالا دفعات میں سے کسی کے تحت نہیں آتا ہے۔ مقدمے کو روکنے کی واحد بنیاد یہ تھی کہ اپیل کنندگان آسامی تھے اور سول کورٹ ان کی رہائی کی اجازت نہیں دے سکتی تھی۔ دائرہ اختیار کے حقائق کے سوال پر سول کورٹ کے ذریعہ درج کردہ ایک نتیجہ مقدمے کے فریقین پر پابند ہے۔

مذکورہ بحث کے پیش نظر، ہمیں عدالت عالیہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر (استحکام) کے فیصلے کی تصدیق کرنے والے فیصلے میں کوئی غیر قانونی حیثیت نظر نہیں آتی۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسی کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ مقدمے کے حالات میں، ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں دیتے۔

آر۔ سی۔ کے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24